الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

انکی علامتوں سے تم انکو پہچانوگے

بھیڑ نما بھیڑیے

ازقلم

امام المناظرین

حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور پاکستان

تعرفھم بسیماھم

پہچانو گے تم اُنہیں ان کی علامتوں سے

بھیڑ نُما بھیڑیے

مع ضمیمہ

مصنّف

امام المناظرین حضرت علاّمہ مولانا صوفی محمّد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم

وسن پورہ ○ لاہور ○ پاکستان

نام کتاب ـــــــ بھیڑ نما بھیڑیے

مصنف ـــــــ امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت ـــــــ نہم

تعداد ـــــــ اشاعت اول تا ہشتم : گیارہ ہزار (۱۱۰۰۰)

نہم پانچ ہزار (۵۰۰۰)

ناشر ـــــــ ادارہ اشاعت العلوم

ھدیہ ـــــــ ایصالِ ثواب بحق امام المناظرین حضرت صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

دعائے خیر بحق معاونین ادارہ

(ا) ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاھور۔

(ب) ادارہ غوثیہ رضویہ مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۲۲۔بی کرم پارک مصری شاہ لاہور۔

فہرست

پس منظر

ایک روز چند نوجوان جن میں ایک باریش بھی تھا مناظرِ اسلام حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سابق خطیب جامع مسجد حنفیہ دِکن پورہ کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم بسلسلۂ تحفظِ ختمِ نبوت مجلس عمل کے تحت ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں، جس میں شریک ہوکر تقریر کرنے کی آپ کو دعوت دی جاتی ہے۔ قبلہ صوفی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا کہ آجکل حکومت کی طرف سے اجتماعات اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی ہے۔ اس لیے آپ جلسہ کی اجازت حاصل کریں پھر بندہ ضرور حاضر ہو جائے گا۔ بصورت دیگر بلاوجہ قانون شکنی کے لیے بندہ تیار نہیں۔" اُس وقت تو وُہ نوجوان قدرے گفتگو کے بعد واپس لوٹ گئے لیکن گھر جاکر مناظرِ اسلام علیہ الرحمتہ کے ساتھ تحریری گفتگو کا سلسلہ چھیڑ لیا جو کہ قابلِ مطالعہ ہونے کی وجہ سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ جب ان لوگوں کا خط آیا تو اس بات کی تحقیق کی گئی کہ یہ لوگ کون ہیں تو پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر کا تعلق دیوبندی مکتبِ فکر سے ہے اور وہی لوگ خط لکھ رہے ہیں۔

ناشر

وہابیوں کا پہلا خط

جناب حضرت مولانا علامہ صوفی اللہ دتا صاحب خطیب جامع مسجد چوک ناخدا وسن پورہ۔ لاہور۔

اسلام وعلیکم

شاد باغ کی مجلسِ عمل کے زیرِاہتمام ایک جلسہ عام بسلسلہ ختمِ نبوت کا پروگرام بنا طے پایا علاقے بھر کے معزز عُلمائے اکرام جلسہ سے خطاب فرمائیں۔ اور اپنے ایمان افروز خیالات سے لوگوں کو نوازیں۔ آپ کا اسم شریف اُن معزز عُلمائے اکرام میں سرِفہرست تھا۔ میں اور ہماری مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا خورشید احمد قصوری خطیب جامع مسجد آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حاضر ہونے کا مدعا عرض کیا تو آپ کا ایمان افروز جواب سُن کر دِل باغ باغ ہو گیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ضرور تشریف لائیں گے۔ ایک بات آپ نے ہمارے دِل کی فرمائی۔ دُوسری بات جو اصل تھی اپنے لیے فرمائی۔ یک دم خوشیوں کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ختمِ نبوت کا وُہ مقدس نعرہ ہماری محفل سے طوطے کی طرح اُڑ کر دُور درخت کی شاخ پر جا بیٹھا۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ خُدایا یہ تیرے محبُوب کی محبت اور عقیدت کا دم بھرنے والے۔ اپنی جان و مال۔ وقت۔ آوازِ خطاب۔ غرض اپنے جسم کا ہر وُہ حصہ جسے اپنے اختیار میں رکھتے ہیں۔ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نچھاور کرنے والے کہلاتے ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مُبارک میں ذرا سی گُستاخی بھی برداشت نہ کر سکنے کا دعویٰ کرتے ہوں۔ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کے ایک روپیہ کے کروڑویں حصے کی بھی جو گُستاخی کرے تو یہ حضرات اُس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہُوں۔ جو حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر نہ مانے (حالانکہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر یا غیر حاضر ماننے سے محسنِ کائنات کی شان میں نہ ہی ایک رتی کا اضافہ ہوتا ہے نہ ہی ایک رتی کی کمی ہوتی ہے) والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔ اٰمین بلند آواز سے کہنے پر کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔ (حالانکہ بلند آواز سے یا کم آواز اٰمین کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو نہ ماننے والے کو آپ خارج از اسلام قرار دیتے ہوں (حالانکہ یہ مسئلہ ہے ہی نہیں۔) ہم کون ہوتے ہیں، عاشق اور محبُوب

کے متعلق کوئی بات کرنے والے کسی نے خوب کہا ہے ؎

بعد از خدا بزرگ تر توئی قصہ مختصر

تو عرض کرنے کا مقصد جناب مولانا علامہ حضرت مفکرِ اسلام جناب صوفی اللہ دتا صاحب یہ تھا کہ جو حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر نہ مانے وُہ کافر ہے۔ جو آمین بلند آواز سے کہے وُہ کافر ہے۔ جو حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب پر ایمان نہ رکھے بقول آپکے وُہ کافر جہنمی ہے۔ خُدا کے لیے ! کچھ تو سوچئے آپ وہابیوں۔ دیوبندیوں کے متعلق تو بہت سخت جذبات رکھتے ہیں، اُن کے خلاف تقریریں کرتے ہیں، اُن کے بزرگوں کو جہنمی کہتے ہیں، اُن سے مناظرے کرتے ہیں، اُن کے ساتھ آپ بحث فرماتے ہیں۔ اُن کو گستاخِ رسُول، گستاخِ اولیاء نہ جانے کیا کیا القابات سے نوازتے ہیں۔ آپ کی ہر تقریر ان لوازمات سے بھری ہُوئی ہوتی ہے۔ مفتی محمود کو آپ مُسلمان نہیں کہتے۔ مودُودی کو آپ مُسلمان نہیں کہتے۔ احسان الہٰی ظہیر کو آپ مُسلمان نہیں کہتے۔ عبدالقادر روپڑی آپ کے نزدیک کافر ہے۔ صرف اس لیے کہ وُہ حضُور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر نہیں مانتے۔ آمین بلند آواز سے کہتے ہیں۔ علمِ غیب پر ایمان نہیں رکھتے۔ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں مانگتے۔ گیارھویں کا ختم نہیں پڑھتے۔ اس لیے بقول آپ کے وُہ کافر خارج از اسلام ہیں۔ اُن کو کافر خارج از اسلام کرنے سے پہلے نہ آپ کسی کی صفائی سُننا گوارا کرتے ہوں اور ہر وقت اپنے مریدوں میں اعلان فرماتے ہوں کہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ان کیساتھ رشتے ناطے نہ کرو۔ یہ کافر ہیں۔ وہابی۔ دیوبندی۔ مودُودی صرف اس لیے کافر ہیں کہ وُہ مندرجہ بالا باتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ آپ اُن کے ساتھ بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔ اُن کی مسجد میں جانا گناہِ عظیم خیال کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ رشتے ناطے کرنا گُناہ خیال کرتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ وُہ حاضر ناظر آمین بلند آواز سے علمِ غیب پر ایمان نہیں رکھتے یا رکھتے ہیں۔ آپ اُن کے خلاف اپنی زبان جس طرح چاہے استعمال کریں۔ آپ کو کوئی خوف نہیں کوئی خطرہ نہیں۔ صُوفی صاحب خُدا کے لیے سوچئے۔ اگر وہابی گُستاخِ رسُول ہیں تو اُن کے پیچھے خانہ کعبہ میں جا کر کیوں نماز پڑھتے ہیں۔ کیا اُس وقت نماز ہو جاتی ہے۔ حالانکہ خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کے متولّی سارے کے سارے وہابی ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی۔ مُدعا یہ ہے۔ وہابی اور دیوبندیوں کے ساتھ بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔ اُن کے خلاف بول سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے اُمتِ مرزائی جنہوں نے نہ صرف سوادِ اعظم کو گندی گالیاں دیں بلکہ انہوں نے تو نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک پر بھی حملے کیے۔ اُن کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ کی شان میں غلط الفاظ استعمال کیے۔ لعنتِ جگر نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی شان میں بیہودہ الفاظ استعمال کیے سُنتا تو کیا خُدا کی قسم سوچنا پاخانہ کھانے سے بدتر ہے۔ کبھی مرزا نے کہا فاطمہؓ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا اور کہا کہ تم مُجھ میں ہو۔ کبھی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گوہ کا ٹہر کہیئے کبھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مردہ کہیئے۔ مرزا نے صرف محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ہی گستاخی نہیں کی۔ مرزا نے تمام مُسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ مرزا نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں۔ زناکاروں۔ بدکاروں کی اولاد اور ہمارے بُزرگوں کو بیابانوں کے خنزیر۔ ولدِحرام۔ کُتیوں کی اولاد کہا۔ ہماری شریف ماؤں بہنوں کو کنجری کے نام سے موسوم کہا۔ ہمارے ساتھ شادی بیاہ کرنے سے مرزائیوں کو منع کیا۔ جنازے پڑھنے سے منع کیا۔ ہمارے ساتھ مرزائیوں کی نمازیں حرام۔ لین دین حرام۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اگر مُسلمان حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ کلیدی آسامیوں سے ہٹا دو۔ اور حکومت ہماری بات نہیں مانتی۔ ہم ملکِ عزیز میں ہنگامہ نہیں کھڑا کرنا چاہتے۔ ہم آئینی طور پر حکومت سے اپنا حق منوانا چاہتے ہیں۔ تمام اکابر عُلمائے اکرام اُس میں شامل ہیں۔ ہر ایک کی یہی آواز ہے کہ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے تاکہ حکومت مجبور ہو جائے اور اُن کو اقلیت قرار دیدے۔ جبکہ تمام قادیانیوں کے خلاف ہیں۔ پاکستان کی تمام مساجد سے اسوقت (سوائے چند ایک کے) ایک ہی نعرہ ہائے احتجاج بلند ہو رہا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مُسلم اقلیت قرار دو۔ کلیدی اسامیوں سے ہٹا دو۔ اور اگر ہمارے مطالبے نہیں مانو گے تو ہم ان کا مکمل بائیکاٹ رکھیں گے۔ تمام اُمت اس مسئلے پر متفق ہے۔ علمائے اکرام تقاریر سے اپنی بات حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔ عوام بائیکاٹ کر کے اپنے جذبات حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔ ہم نے بھی آپ کو ایک عالمِ دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک سچا پیرو کار خیال کرتے ہوئے تقریر کرنے کو کہا تھا۔ لیکن آپ نے ہماری بات کیوں ٹال دی؟

کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے؟ اور جو ختمِ نبوت کا مخالف ہو، اُس کے خلاف جو فیصلہ سیدنا حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کیا آپ اُسے حق نہیں سمجھتے؟ کیا آپ اس قانون کا احترام کریںگے کہ جس کا احترام کرتے کرتے نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر حرف آئے یا نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس کا۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے ہیں۔ کیا اُس جہان سے یہاں کی عدالتیں زیادہ سخت ہیں؟

حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک یاد آگئی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا۔ خُدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وُہ شخص ایمان دار نہیں ہوسکتا جسے اپنے بچوں سے زیادہ اپنے والدین سے زیادہ اپنے مال اور عزیز و اقارب سے زیادہ مجھ سے محبت نہیں۔

بقول آپ کے۔ آپ قانون کا احترام کرتے ہیں۔ عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے۔ اس لیے کہ آپ کو قانون توڑنے پر کوئی سزا نہ دی جائے۔ آپ کا وقت اتنا قیمتی ہے کہ آپ ختم نبوت کی خاطر عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے آپ کی جان اتنی پیاری ہے کہ آپ نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خاطر بھی جیل جانا پسند نہیں کرتے۔ آپ ہمارے رہنما ہیں۔ اگر آپ ہی حکومت اقتدار سے ڈر گئے۔ اگر آپ ہی نے سُنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پوری نہ کی تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے بغیر کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ خُدارا ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچایئے۔ ہماری قیادت کریں۔ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہمیں ساتھ چلائیں تاکہ کچھ آخرت کا سامان کر سکیں۔ خط لکھنے کا مقصد آپ پر تنقید نہیں۔ اپنے ٹوٹے پھوٹے جذبات کا اظہار کیا۔ اگر احسن طریقے سے اظہار نہیں ہُوا تو بچہ سمجھ کر معاف فرمادیں۔ ورنہ آپ کو اختیار ہے جو سزا ہے دلوا دیجئے۔ میرے خط کا جواب ضرور ارسال فرمائیں اگر حکم ہو تو خُود آ کر جواب لے جاؤں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ڈی۔ سی کا اجازت نامہ لاؤ۔ میں کہتا ہُوں جنت میں ڈی۔ سی کا اجازت نامہ لیکر اندر جائیں گے۔ وہاں تو حضور نبیٔ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا اجازت نامہ ہوگا کسی ڈی۔ سی۔ وی۔ سی سے نہ ڈریں۔ خُدا آپ کے ساتھ ہے۔

آپ کا خیر اندیش

مسعُود اختر۔ ۱۵۸ شاد باغ لاھور

مناظرِ اہلِ سنّت کی طرف سے وہابیوں کے

پہلے خط کا جواب

برخوردار مسعود اختر

سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

خط تمہارا پڑھا۔ تمہارے جذبات سے آگاہی ہوئی۔ چونکہ تم نے خط میں لکھا ہے کہ میرے خط کا جواب ضرور دیا جائے لہٰذا جواب لکھ رہا ہوں ورنہ میرے نزدیک ایسے جذباتی خطوط قابل جواب نہیں ہوتے۔ کیونکہ جذبات اور تحقیق دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اگر تمہارے خط کا جواب کما حقہٗ دیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن جائے۔ صرف ضروری ضروری باتوں کا جواب حاضر ہے۔

پہلی بات تم نے لکھا ہے کہ

○ــــ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ذرا سی گستاخی بھی برداشت نہ کر سکنے کا دعویٰ کرتے ہوں۔

○ــــ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ایک روپیہ کے کروڑویں حصے کی گستاخی کرے تو یہ حضرات اُس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہوں۔

جواب عزیزم مسعود[1] اختر یہ ہماری جذباتی رائے نہیں بلکہ دینِ اسلام کا اہم مسئلہ ہے محمد ادریس صاحب دیوبندی وہابی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور لکھتے ہیں۔

مولوی ادریس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا بیان

"علماء نے اتفاق کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی بکنے والا اور ان کی شان میں تنقیص کرنے والا

---

[1]:۔ واضح رہے کہ مسعود اختر نے اپنا نام تبدیل کر کے مسعود عمر رکھ لیا ہے۔

مُرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ایسے توہین کرنے والے کا انجام اُمت کے نزدیک قتل ہے۔ جو شخص بھی اس کے کُفر اور عذاب میں شک و شُبہ کرے کافر ہے۔ اس لیے کہ کُفر پر راضی ہونا بھی کُفر ہے۔[1]

یہ بات، وہابی صاحب نے اپنے پاس سے نہیں کہی بلکہ قوانینِ اسلام کی دو کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔[2]

اب مسعُود صاحب تم خوُد ہی کہو کہ یہ اسلام کا حُکم صرف مرزائیوں کے لیے ہے یا کسی اور کو بھی شامل کرتا ہے۔ نہیں نہیں اس بات میں کسی کا لحاظ نہیں۔ خواہ گُستاخ مکّی ہو یا مَدنی بریلوی ہو یا وہابی دیوبندی پاکستانی ہو یا ہندوستانی سبھی اس حکم میں داخل ہیں۔ مولوی ادریس دیوبندی کا رسالہ اور دُوسری دونوں کتابیں بندہ کے پاس موجُود ہیں جو چاہے دیکھ لے۔

دُوسری بات | تُم نے لکھا ہے۔ حضوُر نبیُ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حاضر یا غیر حاضر ماننے سے مُحسنِ کائنات کی شان میں نہ ایک رتّی کا اضافہ ہوتا ہے نہ ہی ایک رتّی کی کمی ہوتی ہے۔

جواب | مسعُود صاحب اگر یہ بات جو تُم نے تحریر کی، دُرست ہے تو تُم بتاؤ اگر ہم ختمِ نبوّت کے متعلق جلسے وغیرہ نہ کریں تو نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں سے کتنی رتیاں کم ہو جائیں گی یا روزانہ ختمِ نبوّت کی رٹ لگا کر ہم نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ اعلیٰ میں کتنی رتیوں کا اضافہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ساری کائنات آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر ایمان لے آئے، کوئی بھی منکر و کافر نہ رہے، تو آپ کی شان میں ایک رتّی برابر بھی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ہم اور دُوسری تمام کائنات آپ کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دے اور سب کے سب معاذ اللہ کافر ہو جائیں تو آپ کی شان میں ایک رتّی تو کیا، رتّی کا کروڑواں حصّہ بھی کمی نہ آئے گی۔ یہ تو ہم دُنیا کے کُتّوں کا حال ہے کہ جس کی طرف دو چار غُنڈے زیادہ ہو جائیں وہی عزت والا اور دُوسرا ذلیل۔ نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسی باتوں سے بلند و بالا ہیں۔ باقی رہا نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو حاضر و ناظر ماننا اور نہ ماننا۔ سوائے برخوردار! تُم یہ سوچو کہ اگر کوئی کسی فرد کے وصفِ کمال کا انکار کرے اُس کے انکار سے موصوف کی شان میں فرق تو نہیں آئے گا لیکن مُنکر کا انکار موصوف کے لیے باعثِ اذیت ضرُور ہوگا۔ اور نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اذیت دینا دردناک عذاب کا مُستحق بنا دیتا ہے۔

---

[1] :۔ (رسالہ مُسلمان کون ہے اور کافر کون ص ۳۵)

[2] :۔ نسیم الریاض صفحہ ۳۷۳ جلد ۱۴۔ شرح شفا علی القاری صفحہ ۳۹۴ جلد ۲۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والے کا انجام ازروئے قرآن

قرآن فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔[1]

ترجمہ:۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

اب تمہیں حق حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کا اقرار کردیا انکار۔ اگر دلائل کی ضرورت محسوس ہو تو فقیر کی خدمات حاصل کریں۔

بلند آواز سے آمین کہنے والا کافر نہیں ہوسکتا

تیسری بات تم نے لکھا ہے آمین بلند آواز سے کہنے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیں۔

جواب مسعود صاحب اس بات میں تمہیں کسی نے بہکایا ہوا ہے۔ اگر تم اور تمہارے حواری مل کر ہماری کسی کتاب یا کسی مسلّم شخصیت کا فتویٰ دکھادیں کہ جو آمین بلند آواز سے کہے وہ کافر ہے تو بندہ فی حوالہ دس روپے تمہیں بطورِ انعام پیش کریگا۔

اعتراض دربارۂ علمِ غیب اور اس کا جواب

چوتھی بات تم نے لکھا ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو نہ مانے وہ خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ ہی نہیں۔

جواب مسعود صاحب یہ مسئلہ کیوں نہیں بلکہ یہی تو ایک بنیادی مسئلہ ہے لفظ نبی کا معنیٰ ہی غیب کی خبر دینے والے کے ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطائی علمِ غیب کو نہیں مانتا وہ تو آپ کی نبوت کا ہی منکر ہے اور سارے قرآن کا منکر ہے۔

---

[1] پ ۱۰ :۔ سورۃ توبہ آیت ۶۱ ع ۱۳۔

دلیل علمِ غیب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نزلنا الیك الکتاب تبیانا لکل شیءٍ[1]۔

ترجمہ:۔ ہم نے آپ کی طرف کتاب اُتاری ہے جو ہر شے کا روشن بیان ہے۔

قرآن تمام علوم پر حاوی ہے خواہ غیبی ہوں یا موجودہ حاضرہ اور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالمِ قرآن ہونا کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ اس کا منکر بھی کافر ہے۔ مسعود میاں تم عجیب انسان ہو۔ مرزائی ایک آیت کا مفہوم بگاڑ کر پیش کریں یعنی خاتم النبیین کی آیت کے منکر نہیں۔ کوئی مرزائی یہ نہیں کہتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا صرف مفہوم کو بگاڑتے ہیں اُن کے پیچھے تو لٹھ لیے پھرتے ہو۔ مگر خود علمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کرکے سارے قرآن اور آپ کی نبوت کے منکر ہو کر بھی دینِ اسلام کے علمبردار کہلاتے ہو۔ اس مسئلہ پر بھی دلائل بذمہ فقیر ہیں۔

پانچویں بات | تم نے چند مولویوں کے نام لکھ کر کہا ہے کہ تم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے ہو۔

جواب | مسعود میاں تم ان کی حقیقت حال سے ناواقف ہو اس لیے اس کے تحریر کرنے میں تم معذور ہو۔ بندہ ان کے چند عقائد کو جو ان کی مسلّم کتابوں میں درج ہیں تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہے فیصلہ خود کرلیں۔

عقیدہ نمبر ۱ مسٹر مودودی کا "فرمان" کہ

انبیاء، اولیاء، شہدا صالحین مُردہ ہیں

مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ الآیۃ

ترجمہ:۔ اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں

---

[1] :۔ سورۃ النحل آیت ۲۰ اور ۲۱۔

بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مُردہ ہیں نہ کہ زندہ۔

اس آیت میں اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے مُراد انبیاء، اولیاء، شہداء صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز، گنج بخش اور نہ معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لیے پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔[1]

مسعود میاں یہ عبارت مودودی صاحب کی گوہر افشانیوں میں سے ایک ہے۔ جس جماعت کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُردہ ہوں جس جماعت کے راہبر کے نزدیک شہداء بھی مُردہ ہوں ان کے متعلق تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ وہ لوگ کون ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مُردہ کہہ کر پھر ختمِ نبوت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ جب ذاتِ موصوف ہی باقی نہیں تو اوصاف کہاں۔ شہداء کو مُردہ کہنا قرآن کی نصِ صریح کا انکار ہے ایک نہیں بلکہ دو آیتوں کا انکار۔ سبحان اللہ پھر بھی پکے مومن۔

حالانکہ یہ آیت جس پر مودودی صاحب نے گوہر افشانی فرمائی ہے مشرکین اور ان کے بتوں کے متعلق ہے لیکن مودودی کے نزدیک پوری اُمت سوائے چند وہابیوں کے مُشرک اور انبیاء اولیاء شہداء، بُت اور مُردے بے جان ہیں یہ ہے جماعت پکی اور سچی اسلامی۔

اب آئیں دیوبندی وہابیوں کی طرف جن میں سے ایک مُفتی محمود صاحب بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲ بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی لکھتا ہے کہ

زمانہ نبوی کے بعد بھی کوئی اور نبی پیدا ہو سکتا ہے

دیوبندیوں کے جدِ اعلیٰ قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔[2]

کیا دیوبندی اس قول کے قائل کو مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر اگر یہ مسلمان ہے تو مرزائی کافر کیوں۔ حالانکہ دین اسلام کا مسئلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محالِ قطعی اور قرآن کا انکار

---

[1] تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۳۳۔ [2] تحذیر الناس صفحہ ۲۵۔

ہے۔ لیکن دیوبندی ختم نبوت کے ٹھیکیداروں کا حال خود ملاحظہ فرمالو۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا شہید اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ:۔

عقیدہ نمبر۳ نماز میں بیل اور گدھے کا خیال نبی کے خیال سے بہتر ہے

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر خود است [۱]

مسعود صاحب یہ فارسی عبارت اس قدر گندی ہے جس کا تصور کرنا گو کھانے کے برابر ہے اس لیے بندہ نے اس کا اردو ترجمہ نہیں کیا تم کسی فارسی دان سے پڑھا کر خود سمجھ لینا۔ میں اس کا ترجمہ اپنے قلم سے ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اور سنیئے۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا اسماعیل شہید لکھتا ہے کہ

عقیدہ نمبر۴ اللہ کی شان کے آگے نبی چمار سے بھی ذلیل ہے

دیوبندیوں کے شہید صاحب فرماتے ہیں۔

ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ [۲]

پھر لکھتا ہے۔

ہمارا جب اللہ خالق ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے کاموں میں اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا ہو تو وہ اپنے ہر کام میں علاقہ اسی سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔ [۳]

مسعود صاحب اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں بادشاہ تو اللہ تعالیٰ ہوئے اور چوہڑے چمار کون ہوئے۔ تف ہے ایسے اسلام پر۔

---

۱ :۔ (صراط مستقیم ص ۸۶) ۔ ۲ :۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۱)

۳ :۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

اگر دیوبندی وہابیوں کی تمام خرافات تحریر کروں تو ایک دفتر درکار ہے عبرت کے طور پر اتنا ہی کافی ہے۔
اب سنیئے غیر مقلد وہابیوں کی جن میں عبد القادر روپڑی اور احسان الٰہی ظہیر صاحب شامل ہیں، تقویۃ الایمان کی عبارتوں کے غیر مقلد وہابی بھی معتقد ہیں کیونکہ صاحب تقویۃ الایمان ان کے بھی مسلّم بزرگ ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ان کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔

عقیدہ نمبر ۵ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) جھوٹا اور ظالم ہو سکتا ھے

وحید الزماں غیر مقلد وہابی لکھتا ہے۔

يَقْدِرُ عَلَى الظُّلْمِ وَالْكِذْبِ (کنز الحقائق ص ۲) [1]

اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے اور جھوٹ بول سکتا ھے۔

غیر مقلد وہابیوں کا خدا جھوٹا اور ظالم بھی ہو سکتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۶ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے

ان ہی وہابیوں کا شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتا ہے۔

اَلْمُسَافِرُ لِزِيَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَغَيْرِهَا لَا يَقْصِرُ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا السَّفَرِ لِاَنَّهٗ مَعْصِيَةٌ۔ [2]

ترجمہ:۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کے مزارات کی طرف سفر کرکے جانے والا اس سفر میں نماز قصر نہ کرے کیونکہ یہ سفر گناہ ہے۔

غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ [3]

---

[1] :۔ کنز الحقائق ص ۲۔ [2] :۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۲ ص ۶)

[3] :۔ سورۃ نساء آیت ۵ پ ۵ آیت ۶۴۔

ترجمہ :۔ اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے بخشش مانگیں اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے لیے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔

مسعود صاحب روضۂ انور پر حاضری کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری نہیں ؟ اگر نہیں تو وہابی بتائیں کہ اب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر کس جگہ ہوں۔ اگر روضۂ انور پر حاضری ہی آپ کی خدمت میں حاضری ہے تو کیا وہابی قرآن کے منکر نہیں ؟

نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو گناہ سمجھنے والو! ختمِ نبوت کی رٹ تمہیں کیا فائدہ دے گی۔

عقیدہ نمبر ۔ مسلمانوں پر نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ انور گرانا واجب ہے (معاذ اللہ)

غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ انور گرا کر زمین کے ساتھ ہموار کر دینا واجب ہے۔ نواب نور الحسن ابن نواب صدیق حسن غیر مقلد وہابی لکھتا ہے۔

برابر ساختن بخاک واجب است	مسلمانوں پر واجب ہے کہ قبروں کو
بر مسلمین بدوں فرق درآنکہ گور پیغمبر	زمین کے ساتھ برابر کر دیں اور اس میں پیغمبر
باشد یا غیر او[1]	اور غیر کی قبر کا کوئی فرق نہیں۔

مسعود صاحب یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے یہ ان بدعقیدہ لوگوں کی مختصر سی کہانی ہے۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا صرف مرزائی ہی مخالفت کے قابل ہیں یا یہ تمام گندے عقائد والے گروہ۔ جس انسان کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچا اور پکا ایمان ہے اس کو ہر اس انسان سے جو اللہ تعالیٰ، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کا دشمن ہو اس کے ساتھ دشمنی رکھنی چاہیے اور یہی محبت کا صحیح تقاضا ہے۔

تم نے جو اپنے خط کے آخر میں اپنے آپ کو میرا خیر اندیش لکھا ہے اگر تم اس قول میں سچے ہو یعنی حقیقتاً میرے خیر خواہ ہو تو تمہیں چاہیے کہ میرے تحریر کردہ وہابیوں کے عقیدوں کو دلائل کے ساتھ وہابی علماء سے اسلامی عقائد

---

[1] :۔ عرف الجادی ص ۶۰۔

ثابت کرادو تاکہ میں وہابیوں کی مخالفت سے باز آؤں کیونکہ عقائدِ حقہ کی مخالفت کرنا کسی حلال زادے کا کام نہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اپنے قول اور فعل میں جھوٹے ثابت ہو جاؤ گے۔

چھٹی بات باقی تم نے جو یہ لکھا ہے کہ اگر وہابی گستاخِ رسول ہیں تو خانہ کعبہ میں جاکر ان کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے ہو۔

جواب مسعود صاحب یہ تمہاری صرف خوش فہمی ہے۔ تم اتنا سوچو کہ جو لوگ بدعقیدہ لوگوں کی شکل و صورت سے متنفر ہوں وہ ان بدعقیدہ لوگوں کو اپنا امام کیوں کر بنا سکتے ہیں۔ ان کے پیچھے یہاں اور وہاں وہی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جو ان کی بد باطنی سے بے خبر ہیں۔ ہمارے بزرگ مولانا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اچھرے والے مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لائل پوری، مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گجرات والے اور دوسرے باخبر علماء جن کو اچھی طرح وہابیوں کے عقائد کا مطالعہ ہے انہوں نے نہ کبھی یہاں نہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ بلکہ وہاں بھی جاکر اپنی جماعتیں علیحدہ کراتے رہے ہیں۔

ساتویں بات اور تم نے جو یہ لکھا ہے کہ میں نے کہا ہے کہ تم میرے جلسے کے لیے ڈی سی کا اجازت نامہ لاؤ۔ میں کہتا ہوں جنت میں ڈی سی کے اجازت نامہ لے جائیں گے۔

جواب تمہارا یہ سوال بالکل بیہودہ اور نظامِ حکومت سے ناواقفی کی بنا پر ہے۔ مسعود صاحب تمہیں یہ نہیں پتہ کہ کوئی موحد یا مشرک، سنی ہو یا وہابی، عالم ہو یا جاہل، چاہے احمد علی جیسا وہابی قطبِ زماں ہی کیوں نہ ہو بغیر حکومت کی منظوری کے حج جیسا عظیم الشان فریضہ نہ ادا کر سکے اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ اگر تم ایسے ہی پکے سچے ایماندار ہو تو حج کے لیے بغیر حکومت کی اجازت کے جاکر دکھاؤ۔ تو یہی سوال تم پر بھی کیا جا سکتا ہے کہ خدا نہ کرے اور نہ ہی کرے گا۔ اگر بالفرضِ محال گستاخوں کو جنت نصیب کرے تو کیا وہاں کے لیے بھی انہیں حکومت کے پرمٹ کی ضرورت ہے جو تمہارا جواب ہے وہی میرا جواب ہے۔

آخری گذارش تم سے میری آخری گذارش یہ ہے کہ تم ایک ایسا جلسہ منعقد کرو جس میں مرزائیوں سمیت تمام دشمنانِ اسلام گروہوں کے چہروں سے نقاب اٹھایا جائے۔

اس کے لیے اعلان کرو اور پھر میری خدمات حاصل کرو۔ پھر چاہے کچھ بھی ہو بندہ بہرحال اس خدمت کے لیے تیار ہے۔ میری جرأت کا امتحان بھی ہو جائے گا۔ اور تمہارے اسلام کے سچے خیر خواہ ہونے کا پتہ بھی چل جائے گا۔ ایسے جلسوں میں جن میں کسی ایک دشمن کی پٹائی کی جائے اور دوسرے جو ویسے ہی

دُشمنِ اسلام ہیں ان سے اعماض کیا جائے میرے جیسے انسان کا شریک ہونا ناممکن ہے. کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ یا رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کہنے والے لوگ سفید نہیں بلکہ کالے کافر ہیں[1]۔ ان لوگوں کی سیرت پر پردہ ڈالنا اللہ تعالےٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے غداری ہے۔

فقط
محمد اللہ دتا دتن پورہ - لاہور

---

[1] :۔ فتویٰ ملحقہ کتاب بلغۃ الحیران از حسین علی واں بھچروی۔

مناظرِ اہلِ سُنّت کے جوابی خط کے جواب میں

وہابیوں کا دُوسرا خط

جناب حضرت مولانا علاّمہ مفکرِ اسلام قبلہ صُوفی اللہ دتا صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ بہت سے شکوک و شبہات دُور ہوئے۔ بعض نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ چند ایک سوال ایسے ہیں۔ جن کا جواب آنے کے بعد ممکن ہے میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو سکوں۔ میری رہنمائی کے لیے مزید تکلیف فرمائے اللہ جزائے خیر دے۔

نمبر ا:۔ آپ نے دیوبندیوں اور وہابیوں کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

کیا ایک شخص جو قاسم نانوتوی وغیرہ کو پہلے نہ جانتا ہو۔ پھر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد اُنہیں مسلمان سمجھے۔ کیا وُہ مرتد ہے۔ اور ایسے شخص کا قتل واجب ہے؟

نمبر ۲:۔ وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس بیٹھنے والے۔ اُن کے ساتھ سلُوک اور مروت کرنے والے۔ اُن کے ساتھ جلسوں میں شرکت کرنے والے اُن کے گھروں میں جاکر اُن سے ووٹ مانگنے والے۔ آپ کے نزدیک کافر ہیں یا مسلمان۔ اگر کافر ہیں تو اُن کا شرعی حکم کیا ہے۔ اور اگر مسلمان ہیں تو ایسے بے غیرت مسلمانوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

اگر آپ کے نزدیک وہابیوں اور دیوبندیوں کے ساتھ مروت کرنے والوں اور ہم پیالہ اور ہم نوالہ بے غیرت مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟ تو کیا آپ اس بات کا اعلان کرنے کے لیے تیار ہیں؟

نمبر ۳:۔ دیوبندی وہابی بقول آپ کے مرزائیوں سے زیادہ بدتر ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ سینکڑوں آیتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ برخلاف مرزائیوں کے جو صرف ایک آیت کے منکر ہیں۔ کیا آپ ہمیں فتوٰی دیتے ہیں کہ ہم حکومت سے مطالبہ کریں کہ پہلے وہابیوں اور دیوبندیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اگر آپ اس مطالبے سے اتفاق کرتے ہوں تو برائے کرم اس مطالبے کا مسودہ تیار کر دیجئے۔ میں اپنے خرچ پر اس کو چھپوانے کے لیے

تیار ہوں ۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ جلد از جلد ان سوالوں کا دوٹوک جواب دے کر کسی ایچ پیچ کے بغیر میری تسلی کریں گے ۔ اور میری طرح لاکھوں گمراہی میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم دکھائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور میری نجات کا وسیلہ بنیں ۔ فقط

آپ کا خیر اندیش

محمد مسعود اختر ۱۵۸ شاد باغ

اقبال برادرز ۔ لال حویلی اکبری منڈی ۔ لاہور ۔

مناظرِ اہلِ سُنّت کی طرف سے وہابیوں کے

جوابی خط نمبر ۲ کا جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی

برخوردار مسعود اختر صاحب۔

بدعقیدہ لوگوں سے بحث مباحثہ بندہ کا محبوب ترین مشغلہ ہے لیکن عرصہ دراز سے دیوبندی وہابیوں سے ان کے عقائد پر مباحثہ کا موقع نہیں ملا۔ ایک تو ان دیوبندی وہابیوں کو خود جرأت نہیں کہ اپنے عقائد کو میدان میں آکر عقائدِ اسلامیہ ثابت کرسکیں۔ دوسرے اربابِ حکومت نے بھی مذہبی مباحثات پر پابندی لگارکھی ہے۔ آپ کا پہلا خط ملنے پر بڑی خوشی ہوئی تھی کہ کوئی زندہ دل وہابی ہے تحریری طور پر خوب بحث ہوگی کہ وہابیوں کے عقائد اسلامیہ ہیں یا نہیں۔ لیکن دوسرا خط موصول ہونے پر وہ خوشی بھی مایوسی میں تبدیل ہوکر رہ گئی۔ کیونکہ آپ اور آپ کے حواری مولویوں نے اصل بحث کی طرف رُخ کرنے سے اس طرح پرہیز کیا ہے جیسا کہ مرزا کی اُمت مسلمانوں سے پرہیز کرتی ہے۔

مسعود میاں آپ نے پہلے خط میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے عطائی علمِ غیب اور حاضر ناظر ہونے کا انکار کیا اور بندہ پر بالکل بے بُنیاد الزام تراشے تھے۔ جن کو بندہ نے مانندِ خاک ہوا میں اڑا دیا۔ خیال تھا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ پاک اور مسئلہ حاضر و ناظر پر بحث ہوگی کیونکہ یہ مسئلے تمہارے نزدیک اسلام سے تعلق ہی نہیں رکھتے۔ بندہ نے لکھا تھا کہ یہ مسئلے قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اور وہابیوں کے چند عقائد بھی لکھے تھے اور لکھا تھا کہ ان عقائد کو اسلامی ثابت کریں تاکہ بندہ وہابیوں کی مخالفت سے توبہ کرے۔ لیکن میری تحریر کردہ عبارتیں بھی شیرِ مادر سمجھ کر نوش فرمالی گئیں۔ خیال تھا کہ ان عقائد کو اسلامی ثابت کروگے یا ان کا انکار کروگے لیکن آپ کے خط نے یہ ثابت کردیا کہ ان عقائدِ وہابیہ کو عقائد اسلامیہ ثابت

کرنا پوری دُنیا کے وہابیوں کی طاقت سے باہر ہے اور ان کا انکار بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے اکابر کی تمام کتابیں بندہ کے پاس موجود ہیں۔

مسعود صاحب فی الواقع اگر آپ حق کے متلاشی ہیں تو وہابی علماء اور مجھے کسی میدان میں طلب کرو۔ پھر دُنیا خود فیصلہ کرے گی کہ اسلام کا خیر خواہ اور بدخواہ کون ہے۔ اگر میدان میں آنے سے کوئی مجبوری مانع ہو، تو کسی ایک دو نہیں بلکہ دس بیس وہابی علماء کے گروہ کو عقائد پر تحریری مباحثہ کرنے کو آمادہ کریں بندہ ہر وقت تیار ہے۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۔[1]

ترجمہ :۔ پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔

باقی جو تم بار بار رٹ لگاتے ہو کہ تم فلاں کو کافر کہتے ہو فلاں کو کافر کہتے ہو سو مسعود صاحب کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا اور نہ کسی کو کافر بناتا ہے نہ بنا سکتا ہے۔ اس مسئلہ کو آپ کے گھر سے ہی وضاحت کے ساتھ بیان کروا دیتا ہوں سنیئے!

عُلماء کسی کو کافر نہیں بناتے

ادریس کاندھلوی دیوبندی وہابی لکھتا ہے۔

حضرت حکیم الامت (الوہابیہ) مولانا اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ علماء کسی کو کافر نہیں بناتے اور نہ کوئی کسی کو کافر بنا سکتا ہے۔ کافر تو خود اپنے قول و فعل سے بنتا ہے۔ البتہ علماء اس کو یہ بتا دیتے ہیں کہ اس قول اور فعل سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ کافر بنانا علماء کے اختیار میں نہیں اور بتا دینا جرم نہیں۔[2]

جناب مسعود صاحب میں کسی کو کافر نہیں بناتا بلکہ وہ باتیں بتاتا ہوں، جو انسان کو کافر بنا دیتی ہیں یہ کوئی جرم نہیں بلکہ ایمانداروں کی خیر خواہی ہے کیا تم اپنے حکیم کے حکم دیکھ کر بعد بھی کافر بنانے کا الزام مجھ پر رکھو گے۔ جو عبارتیں بندہ نے خط میں تحریر کی ہیں آپ ان کو قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ اسلامی ثابت کر دیں بندہ توبہ کر لے

---

[1]:۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۴۔ [2]:۔ (مسلمان کون ہے اور کافر کون ص۱۱)

گا اگر تم ان کو اسلامی عقائد نہ ثابت کر سکو تو ان باتوں سے خود فیصلہ کرو کہ یہ باتیں انسان کو دائرۂ اسلام میں داخل کرتی ہیں یا خارج کرتی ہیں۔ میرے اوپر بوجھ کیوں ڈالتے ہو۔

میں تو ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ دیوبندی وہابی علماء اس بات پر آمادہ ہوں کہ اُن کے عقائد پر میدان میں بحث ہو یا تحریری طور پر۔ بندہ اُن کے عقائد بیان کرتا جائے گا۔ وُہ دلائل سے اُن عقائد کو اسلامی ثابت کرتے جائیں تو میں توبہ کر لُوں گا۔ اگر وُہ میرے بیان کردہ دیوبندی عقائد کو اسلامی ثابت نہ کر سکیں تو وُہ توبہ کریں۔ حق کے متلاشیوں کا یہی شیوہ ہے۔

باقی جو تم نے لکھا ہے کہ تم یہ فتویٰ دے دو۔ تم وہ فتویٰ دے دو۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کریں ہم حکومت سے وُہ مطالبہ کریں۔ مسعود صاحب اگر تمہیں مطالبوں کا بہت شوق ہے اور حکومت ماشاءاللہ تمہارے مطالبات خُوب مانتی ہے تو آپ حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ اہلِ سنت وجماعت کے مقابلہ میں جتنے فرقے ہیں سب کو میدان میں جمع کرے اور اُن کا اہلِ سُنت وجماعت سے میچ کروائے اور ٹکٹ لگوا کر دیکھے تو حق و باطل کس طرح چھَنتا ہے پھر جو خارج از اسلام ثابت ہو جائے اُس کے ساتھ مسعود اختر کے شوق کے مطابق فیصلہ دے۔

مسعود صاحب جن لوگوں کی حمایت میں آپ اُن کا ساتھ دے رہے ہیں۔ کیا وُہ اہلِ سُنت وجماعت کو کافر و مشرک نہیں کہتے لیجئے سُنئے۔

دیوبندیوں کی کُفر و شرک کی مشین

اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ

عقیدہ نمبر ۸ | علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالنبی نام رکھنا شرک ہے۔[۱]

تفسیر بلغۃ الحیران جو کہ رشید احمد گنگوہی کے شاگرد حسین علی واں بھچروں والے کی ہے۔ اُس کے آخر میں ہمارے (اہلسنت وجماعت) کے عقائد کی فہرست بنا کر یوں لکھا ہے۔

عقیدہ نمبر ۹ | انبیاء اولیاء کو دُور سے پکارنا یہ خیال کرکے کہ وُہ سُنتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۰ | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر جاننا۔

---

[۱] بہشتی زیور حصہ پہلا صـ۳۳۔

عقیدہ نمبر ۱۱ یا شیخ عبد القادر جیلانی کا وظیفہ پڑھنا۔

ان عقائدِ باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وُہ بھی ایسا ہی ہے۔

پھر لکھا ہے۔

ایسے عقائد والے کافر ہیں ان کا نکاح کوئی نہیں سب زانی ہیں۔[1]

فتاویٰ رشیدیہ اور تقویۃ الایمان تو ان باتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

جناب مسعود صاحب میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ اگر آپ اپنے عقائد کو عقائدِ اسلامیہ ثابت نہیں کر سکتے تو جن عقائد کی بنا پر دیوبندی وہابی اہلِ سنّت وجماعت کو کافر مرتد ملعون جہنمی اور حرام زادے کہتے ہیں انہیں عقائد کو موضوع بحث بنا کر میدان میں اُتر آؤ۔ اگر ہمارے عقائد قرآن وحدیث، صحابہ اور اولیاء کرام سے عقائدِ کفریہ ثابت کر دو، بندہ توبہ کرے گا۔ اگر میں ان ہی دلائل سے ان عقائد کو عقائدِ اسلامیہ ثابت کر دوں تو دیو کے بندے وہابی تائب ہو جائیں۔

میرا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ باطل کبھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اور بندہ نے مرزائی، دیوبندی، وہابی، غیر مقلد وہابی اور شیعہ حضرات کا زور بازو خوب آزمایا ہوا ہے۔ جب تک جسم میں جان ہے ان سے قوت آزمائی کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں۔ میں سوال گندم اور جواب جو دینے والوں کو خوب جانتا ہوں۔

دو ٹوک فیصلہ ۱:۔ بندہ کے اس جواب کا جواب صرف یہ ہے کہ دیوبندی وہابیوں کی طرف سے اُن کے عقائد پر بحث کرنے کا بندہ کو تحریری دعوت نامہ دیا جائے۔ اور اس پر وہابیوں کے ذمہ دار علماء کے دستخط ہوں اور مناظر بھی نامزد کر دیا جائے تاکہ اُس سے تحریری طور پر شرائط طے کر لی جائیں۔

۲:۔ اگر وہابی علماء اپنے عقائد پر تحریری مناظرہ کرنے پر تیار نہ ہوں تو اہلسنت وجماعت کے عقائد پر مباحثہ کا تحریری دعوت نامہ بندہ کے نام لکھ دیں۔ مباحثہ کے اختتام پر فریقین کے عقائد اور دلائل کتابی شکل میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ آئندہ نسل کے لیے سند رہے کہ عقائد کفریہ کس گروہ کے ہیں۔

دعوت مناظرہ کے سوا کوئی جواب مسموع نہ ہوگا۔ اس لیے کوئی غیر ضروری جواب لا کر رسوا نہ ہو۔

---

[1] :۔ فتاویٰ ملقبہ بلغۃ الحیران ص ۲۔

وہابیوں کی طرف سے دعوتِ مباحثہ کا منتظر

محمد اللہ دتا وسن پورہ لاہور۔

نوٹ تہذیب کے دائرے میں رہ کر آپس میں تحریری گفتگو کرنے پر کوئی پابندی نہیں کیونکہ یہ تو صرف خط و کتابت ہے بشرطیکہ انسانی شرافت کو ملحوظ رکھا جائے۔ لہٰذا کوئی بہانہ بنا کر راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش نہ کی جائے بات صرف توبہ کر کے اپنی آخرت سنوارنے کی ہے۔ اس کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی کو اقلیت قرار دلوانا تو ایک سیاسی مسئلہ ہے کیونکہ اس کی غرض صرف حکومت کی کلیدی آسامیوں سے اقلیت کو دور رکھنا ہے اس کا بندہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تم لوگ تو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ عوامی حکومت کا معنی ہی یہ ہے کہ حاکم ہر قسم کے عوام کا خیر خواہ ہو۔ چاہے وہ مذہب کے لحاظ سے کچھ بھی ہوں۔ بندہ آپ کو مذہب سے بھاگ کر سیاست کی طرف ہرگز نہیں جانے دے گا۔ مذہب صرف نجات اُخروی کے لیے ہے۔ موجودہ سیاست صرف دنیاوی اغراض کے لیے ہے۔ کسی کو اقلیت قرار دلوانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ نے اُسے مومن بنا دیا ہے۔ عاقبت پھر بھی اُس کی گندی ہی رہے گی۔

اس خط کے بعد دیوبندی وہابی کچھ ایسے سو گئے گویا کہ سانپ ہی سونگھ گیا۔ اب ذرا دیوبندیت کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۲ ہدایت و نجات رشید احمد گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے

سید الطائفہ الدیوبندیہ رشید احمد گنگوہی کا فرمان

سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور میں بقسم کہتا ہُوں کہ میں کچھ نہیں ہُوں۔ مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات مُوقوف میری اتباع پر ہے۔[1]

قارئین حضرات غور فرمادیں اس عبارت سے نبوت کے دعویٰ کی بُو نہیں آتی ہے حالانکہ اس زمانہ میں ہدایت اور نجات صرف اور صرف سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے کیونکہ جب تک متبوع معصوم عن الخطا نہ ہو اُس پر ہدایت و نجات مُوقوف نہیں ہو سکتی۔ اب اِس نجات دہندہ (رشید احمد گنگوہی) کی پاکیزگی

---

[1] (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۷)۔

ملاحظہ ہو۔

دیوبندی امامِ ربّانی کی حالتِ جنابت کا حال

رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں۔

ایک زمانہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق مجھ پر اس قدر غالب ہوا کہ کھانا پینا کم ہوگیا۔۔۔۔ آخر کچھ دنوں بعد حالتِ جنابت میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مونڈھے پر رونق افروز ہیں [1]

سبحان اللہ یہ شرف و کمال دیوبندیت میں ہے کہ ناپاکی کی حالت میں زیارت سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعویٰ۔

دیوبندی امامِ ربّانی و مدرسۂ دیوبند کے بانی کی عجیب کہانی

اور سنیے رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں۔

میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب عروس کی صورت میں ہیں۔ اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے اُن سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے [2]

یہ ہے دیوبندی مینار جس کی اتباع میں نجات ہے۔

مذکورہ بالا حوالے میں خواب دیکھنے والا رشید احمد گنگوہی ہے اور دلہن بننے والا قاسم نانوتوی جو کہ مدرسۂ دیوبند کا بانی ہے انہیں کے متعلق دیوبندی امت کا حکیم اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ

رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کی محبت بھری کہانی دیوبندی حکیم الامت کی زبانی۔

[1] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۳۱۷۔

[2] (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۲۸۹)

حضرت والدِ ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب و عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مُرید اور شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشقِ صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (گنگوہی) نے فرمایا۔ لوگ کہیں گے کہنے دو۔[1]

اب قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب کو چارپائی پر لٹا کر کیا کر رہے تھے جس پر نانوتوی صاحب کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ لوگ کیا کہیں گے مگر گنگوہی صاحب عشق بازی میں اسقدر رفنا تھے کہ اُن کو لوگوں کی پرواہ ہی نہ تھی۔ یہ ہیں بانیانِ دیوبندی مسلک جن کے گرو گھنٹالوں کا یہ حال ہے۔ ان کے چیلوں کے متعلق آپ خود ہی اندازہ فرمالیں۔ یہ تو تھا دیوبندی تصوف کا نمونہ۔ اب چند عقائد ملاحظہ فرمائیں دیوبندی علماء ممبروں پر جلسوں میں سٹیجوں پر اور ہر مجلس میں اس بات کی خوب رٹ لگاتے ہیں کہ سیدالانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جیسے بشر ہی ہیں لیکن رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا عقیدہ سُنئے۔ لکھا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنے والے رشید احمد گنگوہی کو فرشتہ مانتے ہیں۔

ہر اہلِ بصیرت صاحبِ ذوقِ سلیم رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی آپ کی (گنگوہی) خدمت میں حاضر ہوا آپ کے کمالِ حُسنِ سیرت کا معترف ہو کر بے اختیار پکار اٹھا مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ[2] اسی طرح حُسنِ صُورت کے قدر شناس صاحب بصارت شخص نے طفولیت و شباب اور کہولت و پیری کے چاروں زمانوں میں جس زمانے کے اندر بھی آپ کو دیکھا آپ کے حُسنِ صُورت کا عاشق و شیفتہ بن کر کہہ پڑا سے

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام　　بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری[3]

---

[1] :۔ (ارواحِ ثلاثہ ص۳۳۹)۔　[2] :۔ سُورۂ یوسف آیت ۳۱ پ۱۲۔

[3] :۔ تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص۹۲۔

اس عبارت میں جس جس بات کا ثبوت ہے وُہ کسی صاحب فہم پر پوشیدہ نہیں۔ یعنی یہ دیوبندی وہابی رشید احمد کے معاملے میں اہلِ بصیرت بھی ہیں۔ صاحب ذوقِ سلیم بھی ہیں حُسنِ صورت کے قدر دان بھی۔ اسی لیے رشید احمد سے بشریت کی نفی کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں یہ لوگ بدباطن ذوقِ نبیث اور حُسنِ صورت کے ناقدردان ہیں۔ اسی لیے سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آقا محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔

بھرے مجمع میں عورت کی شرم گاہ کا بیان

ان پاکوں کی پاک مجلسوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے کہ ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے آپ نے بے ساختہ فرمایا جیسا گیہوں کا دانہ۔[1]

اب آپ غور فرمائیں کیا کسی مہذب انسان کی مجلس میں ایسا بیہودہ سوال ہو سکتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان دیوبندی حضرات کا ان کے ہم زمانہ لوگوں میں کیسا وقار تھا۔

اب ایک جھلک ان کے عقائد کی ملاحظہ ہو۔

یہی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ

عقیدہ نمبر ۱۳ قرآنِ پاک پر ایمان رکھنا باطل اور خرافات ہے

"علم غیب جمیع اشیاء کا آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے"۔[2]

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے گُرو کے نزدیک قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے مطابق عقیدہ رکھنا خرافات میں سے ہے کیونکہ قرآن کریم کُل شے کے علم کو حاوی ہے اور علمِ قرآن اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور ان کے نزدیک جمیع اشیاء کا علم عطائی ماننا خرافات ہُوا۔ لہٰذا قرآن پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک باطل اور خرافات ہے۔

---

[1] :- تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص۱۰۰۔ [2] :- فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۳۔

عقیدہ نمبر۱۴ بقول گنگوہی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے

اسی گنگوہی صاحب نے لکھا ہے کہ

"کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے"۔[۱]

جس کا مطلب یہ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ اور اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت ہر شے کا علم نہیں۔

عقیدہ نمبر۱۵ اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب نہیں

ان کے شہید اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"۔[۲]

یعنی غیب کو دریافت کر لینا جب چاہے یہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ خدا ہر شے کا عالم نہیں بلکہ جب چاہتا ہے غیب کی بات دریافت کر لیتا ہے۔

اگر دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کی فہرست بنائی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے لہٰذا اسی پر اکتفا ہے۔

مزید ایک بات قارئین پر ظاہر کرنا زیادہ مناسب ہے کہ یہ دیوبندی وہابی خارجی بھی ہیں جو کہ اہل بیت اطہار کا بدترین دشمن ٹولہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ لاہور میں بعض خارجیوں نے مل کر ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام "خلافت رشید ابن رشید امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہے۔

مذکورہ بالا عبارت اس رسوائے زمانہ کتاب کے سرورق پر لکھی ہوئی ہے یہ ذلیل کتاب ضبط بھی ہو چکی ہے اس میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی ثابت کرنے اور یزید علیہ ما علیہ کو خلیفۂ راشد ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے اور اس کتاب پر مندرجہ ذیل علماء کی تقریظیں ہیں۔

(۱) مولوی اظہار الحق شاہ صاحب ٹوبہ۔ (۲) مولوی غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں۔

---

[۱] فتاویٰ رشیدیہ ص۹۲۔ [۲] تقویۃ الایمان ص۱۶۔

(۳) مولوی حمید الرحمان صاحب لاہور۔
(۴) مولوی غلام مرشد صاحب شاہی مسجد لاہور۔
(۵) مولانا عبد الجلیل صاحب ساہیوال۔
(۶) مولانا ملک عطا محمد صاحب لاہور۔
(۷) مولانا ظہیر الدین صاحب لائل پور۔
(۸) مولانا عبد الحئی صاحب ڈیرہ غازی خاں۔
(۹) مولانا عبد الحمید صاحب شیخوپورہ۔
(۱۰) مولانا عبد الغنی صاحب علاقہ چونیاں۔
(۱۱) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔
(۱۲) مولانا بشیر احمد صاحب سیالکوٹ۔
(۱۳) محمد سلیمان صاحب لاہور۔
(۱۴) نور الحسن بخاری ملتان۔
(۱۵) ملک عبد العزیز ملتان، عبد الحمید لدھیانوی۔
(۱۶) مفتی محمد شفیع کراچی۔
(۱۷) مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا۔
(۱۸) ابو حفص صاحب خوشاب۔
(۱۹) مولانا محی الدین صاحب لکھنوی۔
(۲۰) مولانا عبد الستار صاحب لائل پور۔
(۲۱) مولانا محمد علی صاحب کاندھلوی۔
(۲۲) مولانا مودودی صاحب لاہور۔
(۲۳) شمس الحق افغانی بہاولپور۔
(۲۴) مولانا بہاؤ الحق لاہور۔
(۲۵) مولوی خیر محمد صاحب ملتان۔

ان میں سوائے مودودی کے جو کہ معجون مرکب ہے باقی بعض غیر مقلد وہابی اور اکثر دیوبندی وہابی ہیں۔ **الحمدللہ** سنی صحیح العقیدہ عالم ایک بھی نہیں۔ اب ان کے متعلق فیصلہ ہماری تحریر کو پڑھنے والے خود کریں کہ یہ لوگ "بھیڑ نما بھیڑیے ہیں"۔

اس پمفلٹ کو پڑھنے کے بعد اپنے پاس رکھنے کی بجائے دیگر احباب کو دے دیجئے۔ تاکہ اس تبلیغی مشن میں آپ کا بھی حصہ پڑ جائے اور آپ بھی ثوابِ دارین سے مستفید ہو سکیں۔

(ادارہ)

میرے بعض احباب نے اِس بات کی شکایت کی ھے کہ رسالہ بنام "بھیڑ نما بھیڑیے" میں مودودی صاحب کی جو عبارت نقل کی گئی ھے وہ پوری عبارت نہیں. پوری عبارت کو اگر دیکھا جائے وہ بالکل قرآن و حدیث کیمطابق ھے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مودودی صاحب کی بات غلط ھے تو قرآن وحدیث سے اسکا رد کیا جائے.

لھذا احباب کی فرمائش پر مودودی صاحب کی مکمل عبارت اور اس پر تبصرہ بطورِ "ضمیمہ" اسی رسالہ میں درج کیا جاتا ھے.

مودودی صاحب کی مکمّل عبارت

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ ھُمْ یُخْلَقُوْنَ۝ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ[1]۔

ترجمہ:۔ اور وہ دُوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پُکارتے ہیں وُہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں۔ مُردہ ہیں نہ کہ زندہ اور انہیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب دوبارہ زندہ کرکے اُٹھایا جائے گا۔

تفسیر یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہاں خاص طور پر جن بناوٹی معبُودوں کی تردید کی جا رہی ہے وُہ فرشتے یا جن یا شیاطین یا لکڑی پتھر کی مورتیاں نہیں ہیں۔ بلکہ اصحابِ قبُور ہیں۔ اس لیے کہ فرشتے اور شیاطین تو زندہ ہیں۔ ان پر اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ کے الفاظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور لکڑی پتھر کی مورتیوں کے معاملہ بعث بعد الموت کا کوئی سوال نہیں ہے اس لیے مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ کے الفاظ انہیں خارج از بحث کر دیتے ہیں۔ اب لامحالہ اس آیت میں اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے مُراد انبیاء اولیاء، شہداء، صالحین اور دُوسرے غیر معمُولی انسان ہی ہیں۔ جن کو غالی معتقدین داتا، مُشکل کشا، فریاد رس، غریب نواز، گنج بخش اور نامعلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لیے پُکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں اگر کوئی یہ کہے کہ عرب میں اس نوعیت کے معبُود نہیں پائے جاتے تھے تو ہم عرض کریں کہ جاہلیت عرب کی تاریخ سے اس کی ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ کون پڑھا لکھا نہیں جانتا ہے کہ عرب کے متعدد قبائل ربیعہ کلب، تغلب، قضاعہ، کنانہ، حرث، کعب، کندہ وغیرہ میں کثرت سے عیسائی اور یہُودی پائے جاتے تھے اور یہ دونوں مذاہب بُری طرح انبیاء، اولیاء اور شہدا کی پرستش سے آلُودہ تھے۔ پھر مشرکینِ عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبُود گُزرے ہُوئے انسان ہی تھے۔ جنہیں بعد کی نسلوں نے خُدا بنا لیا تھا۔ بُخاری میں ابنِ عباسؓ کی روایت ہے کہ وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ سب صالحین کے نام ہیں جنہیں بعد کے لوگ بُت بنا بیٹھے

---

[1] سُورہ نحل آیت ۲۰ ، ۲۱ ع ۸۔

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ اساف اور نائلہ دونوں انسان تھے۔ اسی طرح کی روایات منات اور عزیٰ کے بارے میں بھی موجود ہیں اور مشرکین کا یہ عقیدہ بھی روایات میں آیا ہے کہ لات اور عزیٰ اللہ کے ایسے پیارے تھے کہ اللہ میاں جاڑا لات کے ہاں اور گرمی عزیٰ کے ہاں بسر کرتے تھے[1]

بیشتر اس کے کہ مودودی صاحب کی عبارت پر مختصراً تبصرہ کیا جائے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک فرمان ذہن نشین کرا دینا ضروری ہے وہ یہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے مختلف گروہوں کے بارے میں بیان

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ[2]

ترجمہ:- میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے۔ سوائے ایک کے سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے کہا وہ کونسا فرقہ ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہونگے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلاف چلنے والا خواہ فرد ہو یا جماعت وہ جہنمی ہے۔

آمدم برسر مطلب

اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ کا مودودی ترجمہ۔
وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں۔

یعنی یَدْعُوْنَ سے مراد پکارتے ہیں اور من دون اللہ سے مراد خدا کے سوائے دوسری ہستیاں ہیں۔ اب آپ صحابہ کرام اور تابعین اور دیگر مفسرین اہلِ سنت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں۔

مفسر قرآن سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا لَا یَقْدِرُوْنَ

---

[1] تفہیم القرآن جلد ۲ ص ۵۳۲ – ۵۳۳۔

[2] مشکوٰۃ شریف ص ۳۰ سطر ۱۶۔

اَنْ يَخْلُقُوْا شَيْئًا كَخَلْقِنَا وَ هُمْ يُخْلَقُوْنَ يَنْحِتُوْنَ مَخْلُوْقَةٌ مَنْحُوْتَةٌ اَمْوَاتٌ اَصْنَامٌ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ يَعْنِي الْاٰلِهَةَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ فَيُحَاسَبُوْنَ [1]

ترجمہ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تدعون کا ترجمہ تعبدون یعنی عبادت کرنا کیا ہے اور ھم یخلقون کا معنی ینحتون کرکے یہ ثابت کردیا کہ وہ گھڑی ہوئی تراشی ہوئی مخلوق ہیں اور اموات کا معنی صاف طور پر اصنام یعنی بُت بے جان کیا ہے۔

کیا کوئی ایمان دار یہ کہنے کی جرأت بھی کرسکتا ہے کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان کردہ ترجمہ غلط ہے۔ اور مودودی کا ترجمہ صحیح ہے؟

امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر

ابن جریر طبری چار صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور اکابر ائمہ اسلام سے ہیں۔

محمد بن اسحاق بن خزیمہ جو محدث ابن خزیمہ کے نام سے مشہور ہیں۔ فرماتے ہیں۔

مَا اَعْلَمُ عَلٰى اَدِيْمِ الْاَرْضِ اَعْلَمَ مِنْ ابن جریر یعنی میرے علم میں نہیں ہے کہ روئے زمین پر کوئی ابن جریر سے بڑا عالم ہو۔

آپ (ابن جریر) اسی آیت مذکورہ بالا کے ماتحت لکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانُكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيُّهَا النَّاسُ اٰلِهَةً۔ یعنی تمہارے بُت جن کو تم معبود سمجھتے ہو۔ امام المفسرین نے من دون اللہ کا ترجمہ اوثان یعنی بُت کیا ہے اور اموات غیر احیاء کے متعلق مندرجہ ذیل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَوْلَهٗ

حضرت قتادہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول اموات غیر احیاء سے مراد

---

[1] ۔ (تفسیر ابن عباس ص۱۹۵ ۔ ص۱۹۹)۔

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَھِیَ ھٰذِہٖ	وُہ بُت ہیں۔ خُدا کے سوا جن کی عبادت
الْاَوْثَانُ الَّتِیْ تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ	کی جاتی ہے وُہ مُردے ہیں جن میں کبھی
اللّٰہِ اَمْوَاتٌ لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا۔[1]	رُوح نہ تھی۔

ہم پُوچھتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے شاگرد تابعی لوگ قرآن کا جو مطلب بیان فرما دیں وُہ دُرست ہوگا یا چودھویں صدی کے سیاسی لیڈر کا!

حافظِ حدیث اسمٰعیل بن کثیر دمشقی مُفسّرِ قُرآن فرماتے ہیں

یہ آٹھ صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور ابن کثیر کے نام سے مشہُور ہیں۔ اِسی آیت کے ماتحت لکھتے ہیں

اَخْبَرَ اَنَّ الْاَصْنَامَ الَّتِیْ	اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وُہ بُت جن
یَدْعُوْنَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ	کو لوگ پُوجتے ہیں۔ اللہ کے سوا وہ کچھ بھی
لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ	پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ وُہ گھڑے گئے ہیں۔
کَمَا قَالَ الْخَلِیْلُ اَتَعْبُدُوْنَ	جیسا کہ اللہ کے خلیل نے فرمایا کہ تم انہیں پُوجتے
مَا تَنْحِتُوْنَ ؕ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ	ہو جن کو خود گھڑتے ہو۔ حالانکہ تمہارا اور تمہارے
وَقَوْلُہٗ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ اَیْ	عملوں کا اللہ ہی خالق ہے اور اموات
ھِیَ جَمَادَاتٌ لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا	غیر احیاء کا معنی ہے، کہ وُہ جمادات ہیں۔
فَلَا تَسْمَعُ وَلَا تُبْصِرُ	ان میں رُوح نہیں وُہ سُنتے ہیں نہ دیکھتے
وَلَا تَعْقِلُ۔[2]	ہیں نہ ان کو کوئی عقل ہے۔

سُبحان اللہ مودُودی صاحب کے فرمان کے مطابق تو انبیاء اولیاء شہداء صالحین سب کے سب بہرے اندھے اور بے عقل ثابت ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جو تفسیر اس مقام پر مودُودی صاحب نے کی ہے وُہ کسی صحابی۔ تابعی اور کسی بھی مُفسّرِ اہلِ سنت نے نہیں کی۔ بلکہ تفسیر جلالین شریف اور بیضاوی شریف جو درسِ نظامی

---

[1] ۔ تفسیر ابنِ جریر پارہ ۱۴ ص ۹۳ ۔ [2] ۔ تفسیر ابنِ کثیر جلد ۲ ص ۵۶۵ ۔

میں داخل ہیں۔ اگر مودودی صاحب ان دو ہی تفسیروں کو دیکھ لیتے، تب بھی انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء۔ صالحین کی شان میں گستاخی نہ کرتے۔

لہٰذا یہ تفسیر دیانت پر مبنی نہیں اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مودودی صاحب تفہیم القرآن جلد نمبر ۱ ص ۳۹۷ پر سورۃ نساء کی آیت۔

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

"وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں۔ وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں"۔

اس مقام پر یدعون کا ترجمہ معبود بنانا کیا ہے۔ اور من دونہ کا ترجمہ دیویاں کیا ہے اور جب مقبولانِ بارگاہِ خداوندی کی تنقیصِ شان کا شوق گدگدایا تو یدعون کا ترجمہ پکارنا کر دیا اور من دون اللہ سے مراد بناوٹی معبود انبیاء، اولیاء، شہداء صالحین قرار دے دیا۔

مودودی صاحب اپنی تردید آپ ہی کرتے ہیں

اگر مودودی صاحب کے خیالات کا رد دیگر دلائل سے نہ بھی کیا جائے تو مودودی صاحب کی اپنی تحریر ہی ان کے زعم باطل کو رد کرتی ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

مشرکین عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبود وہ گذرے ہوئے انسان ہی تھے جنہیں بعد کی نسلوں نے خدا بنا لیا تھا۔ بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ وَدّ سواع، یغوث۔ یعوق۔ نسر یہ سب صالحین کے نام ہیں، جنہیں بعد کے لوگ بت بنا بیٹھے [1]

اب ہم مودودی صاحب اور اُن کی تمام روحانی اولاد سے پوچھتے ہیں کہ:۔

- آج اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے کسی ولی، شہید یا نبی کا بت بنایا ہوا ہے؟
- اور اُن بنائے ہوئے بت یا کسی بزرگ کو یہ مسلمان لوگ خدا سمجھتے ہیں؟
- کیا قبروں پر لفظ بت کا اطلاق جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو ان کی زیارت کا جواز کیسا؟

---

[1]:۔ تفہیم القرآن جلد ۲ ص ۵۳۳۔

○ ـــ کیا بتوں کی زیارت کی اجازت شریعت پاک میں ہے؟

○ ـــ یا کسی نبی، ولی، صالح کو پکارنا ہی اس کے خدا ہونے کے لیے کافی ثبوت ہے؟

حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر فریاد کرنا

ہم ایک صحیح حدیث شریف پیش کرتے ہیں۔

رَوٰی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَانِ عَنْ مَالِکِ الدَّارِیِّ وَکَانَ خَازِنَ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا۔[1] (الحدیث)

ابن ابی شیبہ صحیح سند کے ساتھ ابو صالح سمان سے وہ مالک داری سے جو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا۔ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کیلئے طلبِ باراں فرمایئے کہ وہ ہلاکت کو پہنچ گئی ہے۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ قبرِ انور پر آکر فریاد کرنے والا شخص کون تھا۔

ھُوَ بِلَالُ بْنُ حَارِثٍ الْمُزَنِیُّ اَحَدُ الصَّحَابَۃِ (رضی اللہ عنہ)۔

یعنی یہ فریادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی تھا (رضی اللہ عنہ)

اس مندرجہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت مقبولانِ بارگاہِ خداوندی میں سے کسی کی قبر پر جاکر اُسے پکارنا اپنی حاجت روائی کے لیے صحابی کا فعل ہے۔ اور یہ شرک نہیں اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مودودی صاحب کے خیالات باطلہ سب ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا ہیں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

---

[1] (فتح الباری شرح بخاری جزرابع ص۳۹۵۔ مطبوعہ نولکشور)۔

○

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جُلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکیں حُسن والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس نے مُردہ دلوں کو دی عُمرِ ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم